EDITORIAL

Pharmaceutical Review رسالہ الادویہ

ISSN 2220-5167

Editorial اداریہ

تاریخ: جنوری 22, 2015

نمبر: 3137-13/PR

پیشہ فارمیسی کی پسماندگی و بدحالی میں سرکاری ادویاتی تنظیمی ادارے فارمیسی کونسل آف پاکستان Pharmacy Council of Pakistan کا شاندار کردار۔

پاکستان فارمیسی کونسل PCP، پیشہ فارمیسی کا سرکاری انتظامی ادارہ ہے۔ جو فارمیسی ایکٹ 1967 کے تحت معرز وجود میں آیا۔ جس کا بنیادی مقصد فارماسسٹ، متعلقہ افراد Supporting personnel اور جملہ املاک Premesis کا انتظام کرنا ہے۔ اسکے علاوہ ادویات استعمال کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنا، انکی صحت وتندرستی کو یقینی بنانا بھی PCP کے قانونی فرائض کا حصہ ہے۔ اب کیونکہ گذشتہ دو دہائیوں سے پوری دنیا میں فارماسسٹ کا شعبہ طب میں کردار بدل چکا ہے۔ اسکے پیشہ ورانہ فرائض کا مرکز ومحور ادویات کی بجائے مریض ہو چکا ہے۔ فارماسسٹ کو ادویاتی انتظامی امور کیساتھ اب مریض کی طبی جزئیات Clinical care کا بھی ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے، اس پس منظر میں PCP مریض اور مرض کو صحیح علاج، مستند ادویات اور بین الاقوامی معیاری ادویاتی وطبی سہولیات Clinical and pharmaceutical care کو یقینی بنانے کے لئے جرائت مندانہ اقدام کرنے پڑیں گے۔ ورنہ پیشہ فارمیسی نہ صرف اپنی حقیقی سماجی پہچان Credibility سے محروم ہو جائے گا۔ بلکہ دکھی انسانیت کو معیاری ادویاتی وطبی سہولیات بھی نہیں فراہم کر سکے گا۔ مگر قرائن کہتے ہیں کہ PCP کے موجودہ سیکرٹری جناب نذیرالدین احسن صاحب اور ان کا عملہ Staff نہ اس اصولی وقانونی کردار کی ادائیگی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نہ ہی ان میں کوئی ایسی مثبت خواہش Ambitions نظر آتی ہے۔ نہ ہی انکے پاس فارمیسی اور فارماسسٹ کو اجاگر کرنے کا کوئی عزم اور ارادہ محسوس ہوتا ہے۔ نہ ہی ان کے پاس اس پس منظر میں کوئی مربوط حکمت عملی اور منصوبہ بندی ہے۔

چنانچہ، PCP کی مذکورہ ناقص کارکردگی اور اس جیسے کئی پیشہ ورانہ مسائل کے حل کے لئے 2009ء میں پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن www.pharmacistfed.wordpress.com کی نبیاد رکھی گئی۔ جو اگرچہ 1989ء سے ہی فارماسسٹ فورم کے نام سے ایک مربوط اور منظّم گروپ کی صورت میں موجود تھا۔ مگر اصولی وقانونی بنیاد پر اسے مزید موثر اور منظّم کرنے کے لئے پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن کا نام پاکستان سوسائٹی ایکٹ 1960 کے تحت رجسٹر کرایا گیا۔ جس کے بعد، یہ ملک کی واحد اصولی، جمہوری اور ماہرین ادویات کی حقیقی نمائندہ تنظیم بن گئی۔ جس نے نہ صرف سیاسی وغیر سیاسی اور سرکاری وسماجی سطح پر فارمیسی کو نئی پہچان دی بلکہ اخلاص، حکمت اور دانائی کیساتھ کھلے اور چھپے انداز میں ماہرین ادویات کی بے لوث خدمت کی ہے۔ جسے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

انتہائی عزیز فارماسسٹ ساتھیو! آج ہم موجودہ حالات کے تناظر میں PCP کے فارمیسی اور فارماسسٹ کے حقوق لئے اصولی وحقیقی کردار کا تجزیاتی جائزہ پیش کرینگے۔ جسے ہم نے اپنے قارئین کی آسانی کیلئے مندرجہ ذیل نقاط کی صورت میں تالیف Compile کیا ہے۔

اولاہم پیشہ فارمیسی کی تعلیم، طریق تدریس، پیشہ ورانہ تربیتی نظام اور اسکے متعلقہ اداروں کی بات کرینگے۔ جہاں نہ اساتذہ اور طلبہ کی مطلوبہ شرح Teacher

student ratio ہے، نہ تجربہ گاہوں میں بنیادی ضروری آلات واوزار۔ نہ ہی مطلوبہ کیمیائی مرکبات Chemicals ہیں۔ حتیٰ کہ کئی اداروں میں فارماکالوجی Pharmcology، فارماسوٹکس Pharmaceutic، فارماسوٹیکل کیمسٹری Pharmaceutical chemistry، مائیکروبیالوجی Microbiology، فارماکوگنوسی Pharmacognosy، پیتھالوجی Pathology، اناٹومی Anatomy، فزیالوجی Physiology اور دیگر اہم مضامین کی معیاری پیشہ ورانہ تربیت کی سہولیات تک نہیں ہیں۔ ادویاتی وطبی تربیت کیلئے ہسپتالوں میں جانے والے طلبہ وطالبات مطلوبہ ماہرین، تربیتی سہولیات اور ماحول کے فقدان کیوجہ سے انتہائی اہم پیشہ ورانہ جزئیات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جس کے لئے PCP کو یقیناً اپنے ضوابط Regulation کو سختی سے نافذ کرنا ہوگا۔ مگر قرائن کہتے ہیں کہ PCP کے موجودہ سیکریٹری جناب نذیرالدین احسن صاحب اور انکا سٹاف ایسی کوئی مثبت تبدیلی برپا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ ایسی ہر کاوش سے حتی المقدور پرہیز فرمائیں گے۔ کیونکہ اسکے لئے ذہنی آمادگی چاہئے، جذباتی لگاؤ اور اپنے ہنر اور پیشے سے وفاداری چاہئے۔ متعلقہ قابلیت واہلیت چاہئے۔ مگر ہم نہیں سمجھتے کہ اس میں سے کوئی ایک محرک بھی PCP کو مذکورہ مقاصد کیلئے عملاً کچھ کرگزرنے پر مجبور کرسکے۔

آج PCP کی ناکام تعلیمی وپیشہ ورانہ حکمت عملی ومنصوبہ بندی کا نتیجہ ہے کہ فارمیسی کے طلبہ کا کوئی مربوط امتحانی نظام نہیں۔ کسی ادارے میں اندرونی تو کہیں بیرونی /Internal external (pracrtical & viva) evaluation ہے۔ کہیں سمسٹر سسٹم ہے تو کہیں سالانہ نظام Annual system ہے۔ کسی ادارے کے نالائق اور سست طلبہ بھی دوسرے ادارے کے ذہین اور محنتی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرجاتے ہیں۔ اسطرح کئی طلبہ اپنے اصولی وقانونی استحقاق Credit سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جسے PCP کو فی الفور حل Rationaliz کرنا چاہئے۔

علاوہ ازیں، PCP کے غیر مربوط نظام تعلیم کی وجہ سے کئی اداروں کے اساتذہ درس وتدریس کے بنیادی اصولوں اور پیشہ تعلیم کے تقدس تک سے شناسا نہیں ہیں۔ جو اپنا انتظامی عہدہ بچانے یا قائم رکھنے کیلئے رعب اور دہشت مسلط کردیتے ہیں۔ اپنی تعلیم قابلیت، پیشہ ورانہ مہارت، بزرگانہ شفقت اور علمی دسترس کی بجائے۔ طلبہ، تعلیم اور اداروں پر قہر، بے برکتی، اداسی اور وحشت مسلط کردیتے ہیں۔ جو نا صرف تعلیم وتعلم کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے بلکہ انسانی اخلاقیات اور تعلیمی قدروں کے بھی خلاف ہے۔

ثانیاً پورے پاکستان میں آپکو کہیں بنیادی ادویاتی وطبی سہولیات Clinical and pharmaceutical care بشمول نسخہ جات کی جانچکاری Prescription review، مریض کی راہنمائی Patient counseling ادویاتی معائنہ کاری Therapeutical drug monitoring، تریاق زہر Toxicology and poisoning control، ادویاتی معلومات Drug information، علاج کی درستگی Rationalization of treatment، ادویات کی ترکیب ترتیب اور جزئیات کی درستگی Correction of dose, protocol, frequency and regimen نہیں ملیں گی۔ جسکی بنیادی وجہ موجودہ نظام صحت میں فارماسسٹ کو اسکے حقیقی اور پیشہ ورانہ فرائض نہ سونپنا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ صحت WHO اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے بیان کردہ کردار Role تفویض نہ کرنا ہے۔ جسکے لئے PCP کو ایک جاندار اور بھرپور کردار ادا کرنے کو ضرورت ہے۔ متبادل حکمت عملی اور موثر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ مگر جناب موصوف سیکرٹری صاحب خود اس کے بنیادی تصور اور متعلقہ تربیت سے محروم ہیں۔ وہ بھلا کیسے اسکی جزئیات کی قابل فہم صورت وضع کرسکتے ہیں۔

PCP کی ناکامی وپسپائی کی ایک اور شاندار مثال پاکستان کے مختلف تعلیمی ادارں میں، چند مخصوص شخصیات اور گروہوں کے ناقابل تسخیر قلعوں کی شکل اختیار کرجانا ہے۔ لاہور، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، کوئٹہ اور کراچی کے کئی سربراہان شعبہ جات Chairman/ dean خود کو اپنی سلطنت کے فرعون سمجھتے ہیں۔ جو اپنے پیغمبرانہ منصب کو قطعی فراموش کرتے ہوے، قسمت نوع بشر کے صورت گروں اور سیرت نوع انسانی کے صنعت گروں کو اپنے مملوک غلاموں کیطرح بنانا اور چلانا چاہتے ہیں۔ انہیں شائد ادراک نہیں کہ آج PCP بزدل اور نااہل لوگوں کے قابو میں ہے۔ لیکن اس چیز کی کیا ضمانت ہے کہ کل آنے والے لوگ دیانتدار، قابل، بے لوث، باوقار، انصاف پسند اور خوددار نہیں ہونگے۔

PCP کے موجودہ سیکرٹری صاحب اور انکے دفتری عملہ Offic staff کی ناکامی کی ایک اور مثال اپنے فیصلوں کو اداروں پر عملاً نافذ نہ کرسکنا ہے۔ جس کا آج نتیجہ ہے کہ آپکو لاہور، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، کوئٹہ، کراچی، D.I. خان، فیصل آباد اور پشاور میں اداروں کے ڈینز، پرنسپلز Deans/principals ملیں گے۔ مگر انکے اپنے تخلیق کئے گئے پانچ اصولی درسی شعبہ جات فارماکالوجی Pharmcology، فارماسوٹکس Pharmaceutic، فارماسوٹیکل کیمسٹری Pharmaceutical chemistry، فارماکوگنوسی Pharmacognosy اور فارمیسی پیکٹس Pharmacy practic اور انکے پانچ متعلقہ چیئر مین نہیں ملیں گے۔ بلکہ یہاں طرفہ طماشہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کئی اداروں میں

چیئرمین اور ڈین کے دو الگ عہدوں پر ایک ہی شخصیت براجمان ہے۔ دفاتر، فرنیچر، سٹاف اور دیگر مراعات الگ الگ ہونگی۔ مگر اس پر قابض ایک ہی شخصیت ہوگی۔ جو موجودہ PCP کے منہ پر طمانچہ نہیں بلکہ سر پر ڈنڈا کہیں تو شائد اسکی علمی، پیشہ ورانہ، اصولی اور اخلاقی سنگینی و شدت اپنے صحیح مفہوم کے ساتھ واضح ہو سکے۔ کیونکہ اصولی اعتبار سے یہ ذاتی و شخصی مفادات کیلئے اجتماعی و قومی مفادات کی قربانی ہے۔ اگر ڈین ہے تو یقیناً پانچ شعبہ جات، پانچ چیئرمین اور متعلقہ تدریسی و تحقیقی سہولیات ہونی چاہئے۔ اگر ایک عمومی میڈیکل کالج میں پچیس سے زائد شعبہ جات اور انکے متعلقہ نگران ہو سکتے ہیں تو فارمیسی میں صرف پانچ شعبہ جات کیوں ممکن نہیں۔ لیکن میڈیکل کا شعبہ اس اعتبار سے خوش نصیب ہے کہ انکے حصے میں ہمارے موجودہ PCP کے سیکرٹری صاحب کی طرح کی کوئی شخصیت نہیں آئی۔ نہ ہی جناب ایاز علی خان صاحب سابقہ چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کیطرح کے گلو بٹ ملے ہیں (جسکی تمام تفاصیل ہمارے جاری کردہ قرطاس ابیض White Paper نمبر 317/14-PA مورخہ July 21, میں موجود ہے)۔ جس وجہ سے وہ موثر اور جاندار انداز میں پیشہ ورانہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اس تناظر میں کراچی یونیورسٹی کے کلیہ علم الادویہ Faculty of pharmacy نے انتہائی منفرد حکمت عملی اور موثر منصوبہ بندی وضع کی۔ جہاں آج 1800 کے قریب طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ستر (70) پی ایچ ڈی اور ایک سو پچھتر (175) ایم فل پیدا کیئے۔ تقریباً 1200 تحقیقی مقالاجات شائع کیئے۔ یہ ادارہ آج سے پچیس (25) سال قبل ہی فیکلٹی اور چار معیاری تعلیمی و تحقیقی شعبہ جات بنا چکا تھا۔ اور ہم اس ادارے کو سلام پیش کرتے ہیں۔ جس نے اصولی اعتبار سے ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ جن کے طریق تدریس، تحقیقی سرگرمیاں، پیشہ ورانہ تصانیف و اشاعت کا پاکستان میں کوئی ادارہ مقابلہ نہیں کرتا۔ لیکن واضح رہے کہ انکی اس تعلیمی و تحقیقی بالادستی میں PCP کا کوئی کردار نہیں۔ یہ یقیناً اس ادارے کے اساتذہ اور سٹاف کو اعزاز Credit جاتا ہے۔ جنکی مدبرانہ سوچ، محنت شاقہ اور قانون و انصاف کی بالادستی کی سوچ نے آج انہیں پورے ملک میں نمایاں و ممتاز کر دیا ہے۔

اسکے ساتھ ساتھ، PCP نے پیشہ فارمیسی کو غیر معیاری اور نامکمل نصابی سلیبس Curriculum کا تحفہ دیکر، اسے مزید پسماندہ و درماندہ کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ جس میں نہ صرف مضامین کے عنوانات Course titles معیاری نہیں بلکہ اسکی متعلقہ شعبہ جات میں تقسیم بھی پیشہ ورانہ تقاضوں کو پورا نہیں کرتی۔ جسکی نشاندہی ملک کے مایہ ناز ماہرین ادویات نے 2011 میں کی تھی۔ اس موضوع پر انہوں نے ایک شاندار تحقیقی مقالہ بعنوان "IllogicalIllogical course titles of Pharm-D curriculum proposed by Higher Education Commission of Pakistan" بھی تخلیق کیا۔ جسے آپ انٹرنٹ www.icdtid.ca سے حاصل کر سکتے ہیں۔
انتہائی عزیز فارماسسٹ ساتھیو! تعلیمی اداروں کو اپنی سلطنت و مملکت بنا لینے والے سربراہان ادارہ جات Chairman and deans نے غیر اصولی و غیر اخلاقی بنیادوں پر زیادہ سے زیادہ مضامین اپنے شعبہ میں لانے کی کھینچا تانی میں ہمیں آج غیر مربوط اور مبہم سلیبس پیش کیا ہے۔ جو نہ صرف طلبہ و اساتذہ کی پریشانی کا سبب ہے۔ بلکہ ملک و قوم کیلئے غیر معیاری ماہرین ادویات کی فراہمی کا سبب بنے گا۔ چنانچہ ہم اس سلیبس Curricullum کو دنیا کے کسی ایسے ملک، جہاں پیشہ فارمیسی اپنی بہترین عملی شکل میں ہو، کے تجربہ کار ماہر تعلیم سے Review کرا کے، معیاری اور بین الاقوامی تقاضوں سے ہم آہنگ کر سکتے ہیں۔

PCP کی بے بسی و ناکامی کی ایک اور مثال جو گزشتہ تین سالوں سے تسلسل کیساتھ سامنے آ رہی ہے۔ وہ فارمیسی Pharm-D کے فارغ التحصیل Graduate کا اپنے نام کیساتھ ڈاکٹر "Dr." لکھنا ہے۔ اس ابہام کو دور کرنا، جناب نذیر الدین احسن صاحب کی اصولی، منطقی، اور سرکاری ذمہ داری ہے۔ مگر جناب موصوف سے جب بھی رابطہ کیا گیا، بس ایک ہی جواب آیا کہ "بس سوچ رہے ہیں"۔ اور گزشتہ ڈھائی سالوں سے مسلسل سوچتے ہی جا رہے ہیں۔ اور شائد آئندہ پندرہ سال تک سوچتے ہی چلے جائینگے۔ حتیٰ کہ پی ایم ڈی سی PMDC نے غیر قانونی و غیر پیشہ ورانہ انداز اپناتے ہوئے فارمیسی Pharm-D گریجویٹس کا "ڈاکٹر" لکھنا، ایک قرارداد کے ذریعے ممنوع قرار دے دیا۔ یہ قرارداد PMDC کے 27 اکتوبر، 2014 کے منعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی اور انکے رجسٹرار کے توسط سے مشتہر ہوئی۔ جس میں انہوں نے آرڈیننس 162 کے سیکشن 28 ایکٹ XIX(212) کی غلط تشریح کرتے ہوئے، فارماسسٹ برادری پر اپنے غلط فیصلے کو مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ادھر جناب موصوف سیکرٹری صاحب چپ سادھے، خاموش کا روضہ رکھے بیٹھے ہیں اور نجانے کب تک بیٹھے رہیں گے۔

چنانچہ ہم فارمیسی کے بڑے بڑے مسائل، جیسے خود مختار ڈائریکٹوریٹ، سروس سٹرکچر، فارماسسٹ کو ادویاتی وطبی ذمہ داریاں تفویض کرنا، ادویاتی لائسنس کا صرف فارماسسٹ کو جاری کرنے کی بات نہیں کرتے۔ صرف PCP کی براہ راست دائرہ کار Jurisdiction میں آنے والے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس میں انکی بدترین ناکامی ثابت کرتے ہیں۔ جس کا براہ راست اثر فارمیسی برادری، انکے اصولی مفادات اور ملک وقوم کیلئے ادویات وصحت کی سہولیات کے معیار پر پڑھتا ہے۔ چنانچہ اس تناظر میں پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن کے ذمہ داران نے موجودہ وفاقی حکومت، سیاسی قیادت اور سماجی اکابرین کیساتھ اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی Establishment and Bureaucracy سے موثر کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان جناب ممنون حسین صاحب، وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف صاحب اور دیگر صوبائی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ PCP کے سیکرٹری کیساتھ، اس اہم ادارے کے اندر بھی نمایاں تبدیلیاں برپا کی جائیں۔ تاکہ ہم قوم کو معیاری ادویاتی وطبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنا سکیں۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW,

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmaceuticalsreview.com